واعظ الجمعہ

مستشرقین کی اسلام پر فکری یلغار

اور

ہماری ذمہ داری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: مستشرقین کی اسلام پر فکری یلغار اور ہماری ذمّہ داری

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرزاق قادری، مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۴

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۴ھ/۲۰۲۲ء

مستشرقین کی اسلام پر فکری یلغار اور ہماری ذمّہ داری

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

مستشرقین سے مراد

برادرانِ اسلام! مستشرقین (Orientalists) سے مراد وہ غیر مسلم دانشور ہیں، جن کا مقصد مسلمانوں کے علوم وفنون حاصل کر کے ان پر قبضہ کرنا، اور اسلام پر بے بنیاد اعتراضات وارِد کرنا ہے[1]۔

تحریکِ استشراق کا بنیادی مقصد

عزیزانِ محترم! اِستشراق ایک ایسی تحریک ہے جس کا جنم یورپ (Europe) میں ہوا، اس تحریک کا بنیادی مقصد اسلام اور مسلمانوں کو زیر کرنا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے مستشرقین نے پہلے اسلامی علوم وفنون، سیرت، اسلامی تاریخ، تہذیب وثقافت اور عربی علوم پر دسترس حاصل کی، پھر انہیں ہدفِ تنقید بنایا، بے بنیاد

(١) "شرح مقدمة سنن ابن ماجه" لعبد الكريم، ٩/ ١٣، ملخصاً. و"رؤية إسلامية للاستشراق" للدكتور أحمد عبد الحميد الغراب، ملخصاً.

اعتراضات وارِد کیے، حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا، اور اسلامی تعلیمات اور مآخذ کو مشکوک بنانے کے لیے مختلف حَربے اختیار کیے! "مصادرِ اسلامیہ یعنی کتاب وسنّت میں تشکیک (شک) پیدا کرنے میں یہودی مستشرقین کی ایک جماعت نے بڑا کردار ادا کیا۔ ان یہودی مستشرقین میں گولڈ زیہر (Gold Ziher)، تھیڈور نولڈیکے (Theodor Noldeke)، رچرڈ بیل (Richard Bell)، ریجس بلیشے (Regis Blachere)، اور ویلہاؤزن (Wellhausen) وغیرہ شامل ہیں"[1]۔

تحریکِ استشراق کے دیگر اَہداف ومقاصد

حضراتِ گرامی قدر! مستشرقین نے اپنی صلاحیتوں کو مشرقی علوم وفنون کے لیے ہی وقف کیوں کیا؟ پسِ پردہ ان کے مقاصد کیا تھے؟ مسلم علماء نے اس سلسلے میں تحریکِ استشراق کے کئی اَہداف ومقاصد بیان کیے ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

(ا) دینِ اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنا

عزیزانِ مَن! مُعاصر اِستشراقی جدوجہد کا ایک ہدَف دینِ اسلام کی تعلیمات اور عقائد ونظریات کو مسخ کرنا، اور لوگوں کو لادِینیت اور اِلحاد کی طرف راغب کرنا ہے؛ کیونکہ مستشرقین جانتے ہیں کہ مسلمان اپنے دین کو بڑی اہمیت دیتے ہیں، لہذا کسی مسلمان کے دین کو تبدیل کرنا تو آسان نہیں، لیکن اسے اپنے دین کے بارے میں شکوک وشبہات میں ضرور مبتلا کیا جاسکتا ہے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے دینِ اسلام کے خلاف ہزاروں کتابیں لکھیں، دنیا بھر میں اپنا تعلیمی نظام رائج کیا، اور پوری دنیا کے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا (Electronic And Print Media) کو کنٹرول کرکے فلموں، ڈراموں

(ا) "اسلام اور مستشرقین" تحریکِ استشراق کا تعارُف، دینی محرّکات، ۱۱۔

اور انٹرنیٹ(Internet)کے ذریعے اسلامی کلچر(Islamic Culture)اور تعلیمات کوغلط ثابت کرنے اور انہیں مسخ کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔

میرے محترم بھائیو! ایک مسلمان کبھی بھی یہودی، عیسائی یا ہندو مت کے عقائد قبول نہیں کرتا، لیکن لبرل اِزم (Liberalism)، سیکولر اِزم (Secularism)، اور کیپیٹل اِزم (Capitalism) کے عقائد و نظریات آسانی سے قبول کرلیتا ہے؛ کیونکہ وہ ان عقائد کو دین ومذہب نہیں سمجھتا، حالانکہ ان نظریات کی بنیاد لادِینیت اور اِلحاد (یعنی دین اور خدا کے وُجود کے انکار) پر قائم ہے۔

مستشرقین کی انہی سازشوں کی وجہ سے اسلامی مُعاشرہ میں لادِینیت اور اِلحاد پر مبنی نظریات تیزی سے پھیل رہے ہیں، اور نہایت بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ اس کام کے لیے مسلمانوں کے مؤثِر افراد (مثلاً اعلیٰ حکومتی شخصیات، صحافی اور پروفیسر حضرات وغیرہم) جو مغربی تعلیم اور نظریات سے متاثر ہیں، وہ لوگ گھناؤنا کردار ادا کر رہے ہیں!!۔

(۲) غلبۂ اسلام کا خوف

حضراتِ ذی وقار! مغربی ممالک(Western Countries)میں اسلام کے پھیلاؤ کو روکنا، اور اس کے اثر ورُسوخ کو کم کرنا بھی مستشرقین (Orientalists) کے اہم مقاصد واَہداف میں سے ہے، سابق برطانوی وزیرِ اعظم ولیم گلاڈسٹن (William Gladstone) نے ۱۸۸۲ء میں کہا تھا کہ "جب تک یہ قرآن موجود ہے مغرب کے لیے مشرق کو مغلوب کرنا ممکن نہیں، بلکہ قرآن کی موجودگی میں مغرب کے لیے اپنے آپ کو حالتِ امن میں محسوس کرنا بھی دُرست نہیں"[1]۔ ممتاز

(۱) المرجع نفسه، ثالثاً – الدافع الاستعماري، صـ٥٨، ٦٩.

امریکی مستشرق برنارڈ لوئس (Bernard Lewis) امریکی سیاست کا نہایت وفادار مستشرق مانا جاتا ہے، یہ مَوصوف عالَمِ اسلام کو مغرب اور مغربی تہذیب (Western Culture) کے لیے بہت بڑا خطرہ قرار دیتے ہیں[1]۔

(۳) لادِینیت کی ترویج واِشاعت

عزیزانِ محترم! مسلمانوں کے دین وعقائد میں شکوک شبہات پیدا کر کے انہیں لادِین، لبرل (Liberal)، سیکولر (Secular) اور ملحِد (Atheist) بنانا ہی مستشرقین کا ایک اہم مقصد ہے، اور اس مذموم مقصد کی تکمیل کے لیے وہ ایسے نام نہاد اسلامک اسکالرز (so-called Islamic scholars) بھی تیار کر رہے ہیں، جو مسلمانوں میں ہی بیٹھ کر اسلام کی چودہ سو سالہ علمی تاریخ پر تنقید کرتے ہیں، اور مسلمانوں کے دِلوں سے احادیثِ مبارکہ اور فقہِ اسلامی کے ساتھ ساتھ، علمائے کرام کی محبت و عقیدت کو بھی نکال رہے ہیں، کہتے ہیں کہ "مولویوں کی مت سنو" مگر لوگوں کو اپنے پیچھے لگانے کے لیے دن رات ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

مستشرقین کی فکری یلغار

حضراتِ گرامی قدر! مستشرقین (Orientalists) نے مسلمانوں کی متعدّد نظریاتی سرحدوں پر فکری یلغار کی، اور انہیں کمزور کرنے کی کوشش کی، اس سلسلے میں جو اُمور خاص طَور پر ان کا ہدف رہے، اُن میں سے چند یہ ہیں:

قرآنِ کریم سے متعلق شکوک وشُبہات پیدا کرنا

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! مستشرقین نے مسلمانوں پر جو فکری یلغار کی، اس میں انہوں نے اسلامی تعلیمات اور اَحکام کے سب سے بڑے اور مستند ترین مآخذ قرآنِ

(١) المرجع السابق، رابعاً - الدافع السياسي، صـ٧٤.

کریم کو بھی نشانہ بنایا، اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک وشُبہات پیدا کرنے کی مذموم کوشش کی۔ "(جرمن مستشرق تھیڈور) نولڈیکے (Theodor Noldeke) کا خیال ہے کہ قرآنِ مجید (معاذاللہ) پیغمبرِ اسلام کی ذاتی تصنیف ہے، اور وحی آپ (ﷺ) سے ایک بے قابو ہیجانی حالت میں (اپنی) ذات سے صادر ہوئی، آسمان سے نازل شدہ نہیں تھی[1]۔

میرے محترم بھائیو! جرمن مستشرق تھیڈور نولڈیکے (Theodor Noldeke) کا قرآنِ کریم سے متعلّق یہ نظریہ بالکل باطل، بے دلیل اور اس کے اپنے مَن کی گھڑت ہے، اس کی متعدِّد وُجوہات ہیں:

(۱) مستشرقین کی طرف سے مصطفی جانِ رحمت ﷺ پر وحی سے متعلق وارِد کیا جانے والا یہ اعتراض کوئی نیا نہیں، کفّارِ مکّہ بھی آپ ﷺ پر ایسے ہی اِلزامات عائد کیا کرتے اور باتیں بناتے تھے، اللہ ربّ العالمین نے اُن کافروں کا حال قرآنِ کریم میں بیان فرمایا: ﴿ بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ﴾[2] "بلکہ کافر بولے: پریشان خوابیں ہیں (جن کو نبیٔ کریم ﷺ وحیٔ الٰہی سمجھ بیٹھے ہیں) بلکہ ان کی گڑھت (گھڑی ہوئی چیز) ہے، بلکہ یہ شاعر ہیں"۔

صدر الاَفاضل سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "یہ کہہ کر خیال ہوا کہ لوگ کہیں گے: اگر یہ کلام حضرت (ﷺ) کا بنایا ہوا ہے، اور تم انہیں اپنے مثل بَشر بھی کہتے ہو، تو تم ایسا کلام کیوں نہیں بناتے؟ یہ خیال کر کے اس بات کو بھی چھوڑا، اور کہنے لگے: (یہ شاعر ہیں)، اور یہ کلام شعر ہے،

---

(۱) دیکھیے: "اسلام اور مستشرقین" باب ۲: قرآن اور مستشرقین، تھیڈو نولڈیکے، صـ۲۳ـ۔
(۲) پ۱۷، الأنبياء: ۵.

(الغرض) اسی طرح کی باتیں بناتے رہے، کسی ایک بات پر قائم نہ رہ سکے، اور اہلِ باطل کذّابوں (بڑے جھوٹوں) کا یہی حال ہوتا ہے!"[1]۔

(۲) وحیٔ الٰہی کا مصدر اگر رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی ہوتی، تو جب منافقین نے حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر تہمت لگائی، تو حضور اکرم ﷺ کی شدید خواہش تھی کہ امّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اس اِلزام سے بَری ہو جائیں، حضور اگر چاہتے تو اپنی زبانِ حق ترجمان سے بھی حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی پاکی بیان فرما سکتے تھے، مگر سرکارِ دو جہاں ﷺ نے تقریبًا ایک ماہ تک وحی کا انتظار فرمایا، اگر وحی کا مصدر اپنی ذاتِ گرامی ہی تھا، تو ایک ماہ تک انتظار کی کیا ضرورت تھی؟

(۳) اسی طرح جب مشرکینِ مکّہ نے حضور نبیٔ کریم ﷺ سے رُوح کے بارے میں سوال کیا، تو حضور ﷺ نے جواب دینے کے لیے وحی کا انتظار فرمایا۔

یہ تمام قرائن اور شہادتیں اس بات کو واضح کرتی ہیں، کہ وحی کا مَصدر حضور ﷺ کے خارج میں تھا، نہ کہ ذات میں۔

مستشرقین کی اسلام دشمنی

حضراتِ گرامی قدر! اسلام کے خلاف اَوچھے ہتھکنڈے اپنانا، اور مسلمانوں کے خلاف نت نئی سازشیں کرنا، مستشرقین کی ہمیشہ سے اوّلین ترجیح رہا ہے، اس سلسلے میں انہوں نے ہر ممکنہ طریقے سے اسلام کو کمزور کرنے کی مذموم کوششیں کی، کبھی انہوں نے حضور نبیٔ کریم ﷺ کی عزّت وناموس پر حملہ کیا، کبھی حضور

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۱۷، الانبیاء، زیرِ آیت: ۵، صـ۶۰۲ ملتقطاً۔

ﷺ کے اہلِ بیتِ اَطہار کے پاکیزہ کردار کو داغدار کرنے کی کوشش کی، کبھی مسلمانوں کے بیچ فرقہ واریت کا بیج بویا، تو کبھی اسلامی حکومتوں کے خلاف سازشیں کیں، کبھی دجّالی میڈیا کے ذریعے مسلمانوں کو علمائے دین سے متنفر کیا، تو کبھی یورپی طرزِ تعلیم کے ذریعے اُمتِ مسلمہ کے نوجوانوں کے خلاف فکری یلغار کی۔

ان تمام تر سازشوں اور گھناؤنے منصوبوں کے پیچھے صرف ایک ہی ہدف ہے، اور وہ یہ کہ مغرب (West) اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے، کہ مسلمانوں پر اس وقت تک غلبہ نہیں پایا جاسکتا، جب تک وہ دینِ اسلام کو کمزور نہ کرلیں، یہی وجہ ہے کہ یہود ونصاریٰ اور ملحدین ولبرل، دینِ اسلام کے خلاف آج باہم متحد ہوچکے ہیں، اور مسلمان ان کے مشترکہ دشمن کی حیثیت اختیار کرچکے ہیں!۔

یہود ونصاریٰ اور لادِین قوّتوں کا اسلام مخالف باہمی اتحاد

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! مغرب میں یہود، نصاریٰ اور ہندومت وغیرہ کے پیَروکار درحقیقت جدیدیت (Modernism)، سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism)، اور لبرل اِزم (Liberalism) کے آلۂ کار بن چکے ہیں، یہ سب سرمایہ دارانہ مُعاشرت میں ڈھل کر سرمایہ دارانہ ریاست کی ماتحتی قبول کرچکے ہیں، اور اپنی آفاقیت کے دعووں سے دستبردار ہو کر، کسی نہ کسی سرمایہ دارانہ نظریہ (بالخصوص لبرل اِزم اور قوم پرستی) کا شاخسانہ بن کر رہ گئے ہیں، دینِ اسلام اور اس کے پیَروکار کسی طور پر لادِینیت اور اِلحاد کے ان باطل عقائد ونظریات اور اسلام مخالف مذموم سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم مسلمان باطل سرمایہ داری، لبرل اِزم اور سیکولراِزم کے عقائد ونظریات، اور طرزِ حیات کا نظامِ اسلام سے مُوازنہ کریں، ان میں پائے جانے والے تفاوُت وفرق کو سمجھیں، اور اس کے اثرات سے خود کو اور اپنے مُعاشرے کو آزاد کرنے کی کوشش کریں!!۔

فرانس کی اسلام دشمن پالیسی میں تسلسل کی وجہ

جانِ برادر! فرانسیسی مستشرق فلپ فواندسی (Philip Foundasi) اسلام دشمنی کے حوالے سے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "فرانس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس جدید دنیا میں اسلام کا بھرپور مقابلہ کرے، اسلام دشمنی کی پالیسی پر اسے صبر واستقامت کے ساتھ نہ صرف ڈٹا رہنا چاہیے، بلکہ اسے آگے بڑھنا چاہیے، اَور کچھ نہیں تو کم از کم فروغ واِشاعتِ اسلامی کو روکنے کے لیے تواُسے اپنا بھرپور کردار ضرور انجام دینا چاہیے، اور اس محاذ پر اسے کسی طرح کی مُداہنت (رِعایت ومُفاہمت) کا مُظاہرہ نہیں کرنا چاہیے"[۱]۔

صلیبی جنگوں کا اصل مقصد

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! صلیبی جنگیں (Crusades) شروع کرنے کا اصل مقصد بھی اسلام دشمنی ہی تھا، مشہورِ زمانہ مستشرق گارڈنر (Gairdner) لکھتا ہے کہ "صلیبی جنگوں کا مقصد بیت المقدس کو آزاد کرانا نہیں تھا، بلکہ اسلام کو تباہ وبرباد کرنا تھا"[۲]۔

یورپ (Europe) نے دوسو سال تک صلیبی جنگیں جاری رکھیں، اسلام کو تباہ وبرباد کرنے اور مسلمانوں کو نیست ونابُود کرنے کے لیے ہر طرح کی منصوبہ بندی کی، جانی ومالی قربانیاں دیں، لیکن انہیں ناکامی ونامُرادی کے سِوا کچھ حاصل نہیں ہوا، پے دَرپے ناکامیوں کے بعد یورپی مستشرقین نے اسلام کے خلاف فکری یلغار کی منصوبہ بندی کی، مسلمانوں کے دِلوں سے غیرتِ ایمانی نکالنے، اور اسلامی حَمیت کا چراغ گُل کرنے کا منصوبہ (Plan) بنایا، اسلامی حکومت (سلطنتِ عثمانیہ) کے خلاف

---

(۱) ایضًا، فلپ فواندسی، ص۱۱۸، ۱۱۹۔
(۲) "التبشير والاستعمار" الفصل ٥، الحُروب الصَلِيبِيّة، صـ١١٥.

سازشیں رَچائیں، قرآنِ کریم کو ختم کرنے اور اس کی اہمیت کو کم کرنے کی ناپاک جسارت کی، احادیثِ نبویہ کی صحت کے سلسلے میں شکوک وشبہات پیدا کیے، دینِ اسلام کو یہودیت اور نصرانیت سے ماخوذ چربہ مذہب قرار دیا، مسلمانوں کو دینِ اسلام سے بدظن کرکے عیسائی بنانے کی کوششیں کیں، اور استشراقی اَفکار ونظریات کی تقویت کے لیے کتبِ احادیث میں موضوع (مَن گھڑت) احادیث داخل کیں[1]۔

مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور سیاسی وَحدت کے خلاف سازش

عزیزانِ محترم! یورپی مستشرقین اور یہود ونصاریٰ نے باہم مل کر، مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور سیاسی وَحدت کو پارہ پارہ کیا؛ کیونکہ وہ اس اَمر سے خوب آگاہ تھے کہ اگر مسلمان اس دنیا میں ایک بڑی طاقت بن کر اُبھرے، تو یورپ (Europe) کا وُجود خطرے میں پڑجائے گا، لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمانوں کو چھوٹے چھوٹے ملکوں اور ٹکڑیوں میں تقسیم کردیا جائے۔

عرب ممالک میں اختلافات کی بڑی وجہ

برادرانِ اسلام! "۱۹۰۷ء میں یورپی ممالک (European Countries) نے ایک بڑی اہم کانفرنس (Conference) کی، یہ کانفرنس برطانوی وزیرِ خارجہ کے زیرِ صدارت ہوئی، اس کانفرنس میں مسلسل ایک ماہ کے بحث ومُباحثہ اور غور وخَوض کے بعد یہ قرارداد پاس کی گئی کہ ایک ایسا پروگرام یا منصوبہ وضع کیا جانا چاہیے، اور اس میں سب کی عملی وفکری کوششوں کو کھپا دینا چاہیے، ہمیں مشرقِ وُسطیٰ کی مسلمان ریاستوں یا علاقوں کو کبھی بھی ایک مرکز پر متفق یا متحد نہیں ہونے دینا چاہیے؛ کیونکہ اس طرح کا متحدہ مشرقِ وُسطیٰ یورپ اور اس کی تہذیب وثقافت

---

(1)https://tehreemtariq.wordpress.com/2013/08/21/استشراق-orientalism/

کے لیے ایک مستقل خطرہ بنا رہے گا"[1]۔

اسلامی ممالک کے باہمی اختلافات کا نقصان

یورپی مفکر لارنس براؤن (Lawrence Brown) نے اسلامی اتحاد کے خلاف اپنا نقطۂ نظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ "اگر مسلمان منتشر رہیں گے تو دنیا میں نہ توان کا کوئی وزن ہو گا، اور نہ وہ کوئی اثر یا تاثیر ظاہر کر سکیں گے، لہذا ضروری ہے کہ ہم عربوں اور مسلمانوں کو منتشر رکھنے کی کوششوں اور تدابیر جاری رکھیں؛ تاکہ مسلمان ہر طرح کی طاقت، قوّت اور اثر ورُسوخ کے بغیر، ناکام ونامُراد زندگی گزارنے میں مشغول رہیں"[2]۔

لبرل اور بنیاد پرست مسلمان جیسی اصطلاحات کا استعمال

میرے محترم بھائیو! یورپی مستشرقین، لبرل اِزم (Liberalism) اور سیکولر اِزم (Secularism) کے حامی (Supporter)، جہاں اسلام اور مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں، ان میں اِفتراق واِنتشار کا بیج بو رہے ہیں، وہیں مسلمانوں کے فکری اِغوا کی بھی مذموم کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں، "آزاد خیال اسلام" (Liberal Islam) "بنیاد پرست اسلام" (Radical Islam) "آزاد خیال مسلمان" (Liberal Muslims) اور "انتہا پسند مسلمان" (Extremist Muslims) جیسی اسلام مخالف یورپی اصطلاحیں، اسی سازش کی کڑیاں ہیں۔

---

(۱) "اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یورپی سازشیں "یورپی وزرائے... الخ، ص۱۳۸، ملتقطاً۔
(۲) "المستشرقون والمبشّرون في العالَم العربي والإسلامي" صـ۳۷.

مسلمانوں کو بنیاد پرستی اور رجعت پسندی کے طعنے

حضراتِ ذی وقار! یورپی مستشرقین کی اِختراع کردہ یہ اصطلاحیں، دنیا بھر میں رائج کرنے کے لیے دجّالی میڈیا کا سہارا لیا گیا، عملی مسلمان کو بنیاد پرستی اور رجعت پسندی کے طعنے دیے گئے، جس کا بنیادی نقصان یہ ہوا کہ مسلم مُعاشرہ کو دو طبقوں میں تقسیم کردیا گیا، دُنیوی اعتبار سے زیادہ پڑھے لکھے اور اعلیٰ عہدوں پر براجمان سیاستدان، سائنسدان، جج حضرات، کاروباری شخصیات، پروفیسر صاحبان، صحافی حضرات اور سِول سوسائٹی (Civil Society) میں شمار کیے جانے والے مالدار طبقے کو، لبرل اور آزاد خیال مسلمان قرار دے کراُن کی حَوصلہ اَفزائی کی گئی، جبکہ علماء، محراب ومنبر سے وابستہ ائمۂ کرام، دینی مدارس کے طلبہ، مذہبی سیاسی جماعتیں اور مذہبی لگاؤ رکھنے والے عام مسلمانوں کو، رجعت پسندی کے طعنے دے کران کی حَوصلہ شکنی کی گئی، اورعالَمی سطح پر ان کے خلاف بھرپور پروپیگنڈہ (Propaganda) کرکے انہیں نہ صرف بدنام کیا گیا، بلکہ انتہاپسند اور دہشتگرد قرار دے کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عسکری کاروائیاں بھی کی گئیں، جنگیں مسلّط کرکے ان کی نسل کشی کی گئی، یورپی ممالک میں ان کے داخلے پر پابندیاں عائد کی گئیں، اسکول کالج میں انہیں مذہبی مُنافرت کا سامنا کرنا پڑا، مسلمان بچیوں کے اِسکارف(Scarf) اور حجاب کھینچے گئے، ہر پابندِ شریعت اور باشرع مسلمان کو دہشتگرد سمجھ کر مشکوک نگاہوں سے دیکھا گیا، ان کی مذہبی آزادی سَلب کی گئی، اور اس طرح انہیں ناکردہ گناہوں کی سزا دی گئی!

علمائے دین کی کردار کشی

منظّم طریقے سے علمائے دین کی کردار کشی کا سلسلہ بھی، مستشرقین کی اسلام کے خلاف فکری یلغار کا ایک اہم حصہ ہے، الیکٹرانک اور پریس میڈیا

(Electronic and Press Media) کے ذریعے عام مسلمانوں کو باوَر کرایا گیا، کہ مولوی طبقہ ہی مسلمانوں کی تنزّلی اور پسماندگی کا باعث ہے، یورپی مستشرقین نے دینی طبقہ، بالخصوص علمائے دین کو متعصب، تنگ نظر اور متشدِد بنا کر پیش کیا۔ اگر ہم پاکستان کی بات کریں تو قیامِ پاکستان سے لے کر تا حال (۲۰۲۲ء تک) وزارتِ عظمیٰ کا منصب کبھی کسی عالِم دین یا مذہبی جماعت کے پاس نہیں رہا، اس کے باوُجود یورپی پروپیگنڈہ سے متاثر پاکستانی لبرل اور سیکولر طبقہ، ملک کی مُعاشی بدحالی اور خارجی مُعاملات میں ناکامی کا واحد ذمہ دار، مولوی حضرات کو قرار دیتا ہے!۔

پاکستان ٹیلی ویژن کے قیام میں کیا اَغراض ومقاصد تھے؟ انہیں بیان کرتے ہوئے پی ٹی وی (Pakistan Television) کے بانی ڈائریکٹر ذوالفقار بخاری نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ "آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کی ترقی کا سب سے بڑا دشمن ہمارا مذہبی طبقہ ہے، جو سیاسی، دینی اور مُعاشرتی سطح پر ہر حکومت کے لیے راہ کا روڑا (پتّھر) بن کر اُبھرا ہے، ہماری ہر حکومت کے لیے یہی عناصر ہمیشہ خطرے کا باعث بنے ہیں، ٹیلی ویژن کا سب سے بڑا مقصد اِن مُلّاؤں اور مذہبی جُنونیوں کے خلاف جہاد کرنا ہے!! قوم اور پہلے متوسّط طبقہ کو فرسودہ مذہبی تصوُرات سے آزاد کرائیں، اور اس مقصد کو اس خوبی سے انجام دیں کہ لوگوں کو شُعوری طور پر اس کا پتا نہ چلے، کہ آپ جدید نسلوں کو مذہبی جُنونیوں اور مُلّاؤں سے اپنی مُعاشرت اور سیاست کو پاک کر دیں گے، جو ہر حکومت کے لیے زوال کا باعث بن جاتے ہیں، اور قومی آزاد خیالی کو چیلنج کرتے ہیں"[1]۔

(۱) "مسلمانوں کا فکری اِغوا" نفسیاتی استحصال اور تحقیر، ص۱۰۵۔

مسلمانوں کے لیے "جہادی" کی اصطلاح

حضراتِ گرامی قدر! مسلمانوں کے لیے بطورِ طنز "جہادی" کی اصطلاح بھی مستشرقین کی، اسلام پر فکری یلغار کا ایک حصّہ ہے، دینِ اسلام میں جہاد کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جہاد کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں متعدّد آیات نازل فرمائیں، رسولِ اکرم ﷺ نے بنفسِ نفیس جہاد میں متعدّد بار شرکت فرمائی، مگر آج مسلمانوں کے لیے "جہادی" کی اصطلاح انتہا پسند اور دہشتگرد کے استعارے کے طَور پر استعمال کی جارہی ہے؛ تاکہ اس لفظ کو اتنا بدنام کر دیا جائے کہ مسلمان جہاد میں حصہ لینا تو دُور کی بات ہے، جہاد کے نام سے بھی کوسوں دُور بھاگیں!۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمیں مستشرقین اور اسلام دشمن قوتوں کی، اس مکروہ سازش اور شیطانی عزائم کو سمجھنا ہوگا! وقت کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کا مقابلہ کرنا ہو گا، لہذا بحیثیت مسلمان ہر شخص پر لازم ہے کہ دینِ اسلام کی نشر واِشاعت میں بھرپور کردار ادا کرے، اِسلام مخالف سازشوں اور فکری یلغاروں کا ڈٹ کر مقابلہ کرے، اگر کوئی شخص عالمِ دین ہے تو وہ وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ذریعے اپنا کردار ادا کرے، بدمذہبوں اور کفّار ومشرکین سے علمی مباحثے کرے، ان کے اسلام مخالف لٹریچر (Literature) کا تحریری جواب لکھے، مسلکی اختلافات کے باوُجود اسلام کے بنیادی عقائد اور اَقدار کی حفاظت کے لیے کوشاں رہے، اور ایک آواز بن کر مُلحدوں اور لادِینی قوّتوں کو جواب دے!۔

اسی طرح اگر کوئی مسلمان ملک کے مقتدَر حلقوں سے تعلق رکھتا ہے، تو وہ دینِ اسلام کے نفاذ کے سلسلے میں قانون سازی کروانے کی کوشش کرے، جو مسلمان میدانِ صحافت سے تعلق رکھتے ہیں، وہ میڈیا (Media) کے پلیٹ فارم سے اسلام

مخالف پروپیگنڈہ کا رَد کریں، اور اسلام کا بھرپور دفاع کریں۔ جو مسلمان عام عوام میں سے ہیں وہ یورپی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں، اسلامی ممالک کی تیار کردہ اشیاء استعمال کریں، یورپی پروپیگنڈہ پر ہرگز کان نہ دھریں، اسلام مخالف کسی سازش کا شکار نہ ہوں، اپنے علماء کی قدر کریں، ان کا ادب واحترام کریں، اُن سے رَہنمائی حاصل کریں، اور بحیثیت مسلمان دینِ اسلام پر کھل کر فخر کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں باعمل مسلمان بنا، گناہوں سے نَجات عطا فرما، اسلام مخالف قوتوں کو نیست ونابُود فرما، اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنا، دینِ اسلام کا بول بالا فرما، اور مستشرقین کی اسلام مخالف فکری یلغار کا مقابلہ کرنے کا جذبہ اور سوچ عنایت فرما!، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.